کیاہماری قوم پر۔ اللہ تعالے کا عذاب نازل ہوا ھے...؟
عذابِ الٰہی سے نجات پانے کیلئے قرآنِ مجید میں۔ کیاھدایت ھے...؟

اے میری پیاری قوم کے باشعور لوگو! آپ دیکھ بھی رہے ہیں اور محسوس بھی کرتے ہیں کہ۔ ہماری پاکستانی قوم پر، گذشتہ کئی سالوں سے۔ ذلت، غربت، بدامنی اور بدحالی کا۔ تکلیف دِہ عذاب آیا ھواھے ۔ لیکن۔ اپنی قوم کی اِس تکلیف دہ۔ اور ذلّت والی حالت کو عذابِ الٰہی ماننے۔ اور کہنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ ہماری قوم کے مُتۡرَفِیهَا ، مُتۡرَفُوهَا (مذھبی اور سیاسی راہنما۔ عوامی نمائندے) اِس حقیقت کو اِس وجہ سے تسلیم نہیں کررھے۔ کیونکہ اگر وُہ یہ مان لیں کہ۔ ہمارے موجودہ قومی حالات۔ عذابِ الٰہی کی ہی وجہ سے ہیں۔ تو پھر اُن کو (لازماً) یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ پھر۔ اِس عذاب سے پہلے۔ ہماری قوم میں، اللہ تعالے نے کوئی رسول بھی مبعوث فرمایا ہو گا۔

Statement from: Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 15

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبۡعَثَ رَسُولٗا ﴿١٥﴾

چونکہ اِس حقیقت (کہ ہماری قوم کی موجودہ حالت عذابِ الٰہی کا نتیجہ ھے) کو تسلیم کرنے سے ہماری قوم کا۔ مقبولِ عام نظریہ ختمِ نبوت۔ غلط ثابت ہو جاتا ھے۔ لہذا۔ ہماری قوم کے مُتۡرَفِیهَا ، مُتۡرَفُوهَا ۔اِس نشانِ الٰہی کے معاملے میں۔ یا۔ تو خاموش رھتے ہیں۔ یا۔ ایسے ظاہر کرتے ہیں کہ ھماری قوم کے یہ شرمناک حالات (ذلت، عُسرت، بدامنی) ہمارے گناہوں، غلطیوں اور برے اعمال کی وجہ سے ہیں۔ اِس طرح کی تشہیر سے یہ دھوکہ لگتاھے کہ۔ ہماری قوم کی موجودہ تکالیف کی حالت ...... اللہ تعالے کے عذاب کی وجہ سے نہیں ھے۔ حالانکہ ۔ حکیم اور خبیر اللہ تعالے نے ۔ قرآنِ مجید میں تاکید کے ساتھ بیان فرمایاھے کہ۔ قوموں اور سب انسانوں کے اجتماعی حالاتِ کے متعلق۔ ہر ایک طرح کا فیصلہ (رحمت۔ یا۔ زحمت) ۔ پہلے۔ اللہ تعالے کی جناب سے جاری ہو تاھے ۔ پھر بعد از آں۔ مادی دُنیامیں۔ اُس الٰہی فیصلے کی وجہ سے ۔ اُن قوموں میں ایسے تمام ظاہری اسباب بھی پیدا کر دیے جاتے ہیں ۔ جن اسباب کے ذریعے سے وُہ قومیں۔ خوشحالی یا بدحالی، رحمت یا زحمت، عزت یا ذلت۔ وغیرہ کے حالات سے گذاری جاتی ہیں۔ چنانچہ۔ بددیانت، نااھل، خودغرض اور ظالم حکمرانوں یا سیاسی راہنماؤں کا۔ ہماری قوم پر مسلط ہو جانا۔ بھی۔ عذابِ الٰہی کیوجہ سے.. ہی.. ھے۔

پہلے اللہ تعالے کی جناب سے۔ کسی قوم کو سزاء (عذاب) دینے کا فیصلہ صادر ہوتا ھے ۔ تب۔ اُس قوم کے لوگوں میں۔ نفسا نفسی، خود غرضی، تنگ نظری، تعصب، بغض، عداوت، جیسی برائیاں۔ اُن لوگوں کی اچھائیوں پر غالب آنے لگتی ہیں۔ بے شک۔ کسی بھی قوم کی تکلیف دِہ حالت کی ظاہری وجوھات بھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ عذابِ الٰہی کا حکم ہو جانے کے بعد۔ اُس قوم کے لوگوں کی وُہی برائیاں، جو پہلے مغلوب حالت میں موجود ہوتی ہیں۔ غالب ہو جاتی ہیں۔ اور۔ اُنکی خوبیاں یا اچھائیاں۔ مغلوب حالت میں چلی جاتی ہیں۔ یعنی دَب جاتی ہیں۔ اگرچہ۔ بستیوں کی ھلاکت، تباہی، زلزلے، سیلاب، وبائی امراض کی صورت میں بھی عذابِ الٰہی نازل ہوتے ہیں۔ مگر۔ قوموں کے اندر۔ اُنکے۔ بداعمال، بدامنی، غربت، پھلوں اور فصلوں کے نقصانات کے ذریعے سے بھی۔ اللہ تعالے کے عذاب نازل ہوتے ہیں۔ توجہ فرمائیں کہ اللہ تعالے نے۔ مندرجہ ذیل آیات میں۔ عذاب کی کیا مثال اور تعریف بیان فرمائی ھے۔ Please, notice: How "Azaab" is described by Allah

Surah Al-Qalam Chapter 68: Verses 19, 20, 33

فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾

كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾

اے میری پیاری قوم کے لوگو۔ دیکھو! یہ مثال، اللہ تعالے نے خود بیان فرمائی ھے۔ اِن آیات میں صرف ایک بستی کے۔ ایک کھیت پر۔ صرف ایک مرتبہ۔ ایک باد گرد سے جو نقصان ہوا ہو گا۔ اللہ تعالے نے صرف اُتنے سے مالی نقصان کی مثال دے کر فرمایا ھے کہ عذاب ایسا ہوتا ھے۔ توجہ فرمائیں کہ اِس واقعے میں۔ ہر گز کسی بھی جانی نقصان کا کوئی ذِکر نہیں ھے۔ اے میرے قومی بھائیو! اب دیکھو، سوچو کہ ہماری قوم کی حالت کیا سے کیا ہو چکی ھے۔ اب۔ بالاکوٹ کے زلزلے، اور تقریباہر سال آنے والے سیلابوں سے ہونے والے نقصانات کا۔ اِس۔ مثال کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھیں۔ اے میری قوم کے۔ مذھبی، سیاسی اور سماجی۔ راہنماؤ۔ آپ کو۔ خدا کا واسطہ دے کر درخواست کر رھا ہوں۔ کہ اللہ تعالے کی باتوں اور نشانوں کو دیکھنے کے باوجود۔ اِن سے صرفِ نظر (لاپرواہی)... نہ کرو۔ ہماری غافل اور لاعلم قوم پر۔ واقعی۔ اللہ تعالے کا عذاب۔ نازل ھوا ھوا ھے۔ خود بھی اِس حقیقت کو تسلیم کر لو۔ اور قوم کو بھی اِس حقیقت کو مان لینے کی ھدایت (راہنمائی) کرو۔

کیونکہ۔ جب قوم کو اِس حقیقت (عذابِ الٰہی) کا شعور ہو جائے گا۔ تو۔ اُس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ قوم کے باشعور لوگ سوچیں گے کہ، اگر یہ عذابِ الٰہی ھی ھے۔ تو پھر اِس سے نجات کا کیا طریقہ ھے؟ نیز یہ بھی سوچیں گے کہ اللہ تعالے تو رحیم اور کریم ہیں۔ آخر۔ اللہ تعالے نے ہماری قوم پر عذاب کیوں نازل فرمایا ھوا ھے؟... گویا کہ۔ قوم کے باشعور افراد کی سوچوں (غور، تدبر) کی سمت بدل جائے گی۔ اور۔ چونکہ اکثر لوگوں کو۔ یہ علم ھے کہ عذاب کا بھیجنا یا بند کرنا۔ خالصتاً۔ اللہ تعالے کا کام ھے۔ لہٰذا۔ اُنکی توجہ۔ اللہ تعالے کی طرف ہو جائے گی۔ جس کے نتیجے میں۔ الغفّار اللہ تعالے کی مغفرت اور رحمت بھی جوش میں آجائے گی۔ اور پھر۔ اِس عذاب سے نجات کا راستہ بھی دکھائی دینے لگے گا۔ (انشاءاللہ)

لیکن اگر ھماری قوم کو یہ شعور نہیں ہو گا۔ کہ ہماری قوم کے موجودہ حالات (ذلت، غُربت، بدامنی، بداخلاقی، کمزوری) عذابِ الٰہی کیوجہ سے ہیں۔ تو پھر۔ اُس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ہماری قوم کے باشعور لوگ (راہنما، نمائندے)۔ مادی (ظاہری، دُنیاوی) تدبیریں، منصوبے، جتن۔ کرنے میں اپنا اور قوم کا وقت۔ ضائع کرتے رھیں گے۔ لیکن۔ اللہ تعالے کی طرف سے بھیجے ہوئے اِس موجودہ۔ عذاب سے نجات نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ مالکِ ارض وسماء نے صاف اعلان فرمایا ھوا ھے کہ۔ اللہ تعالے کی دی ہوئی سزاء سے صرف اللہ تعالے ہی نجات دے سکتے ہیں۔ اور کوئی طریقہ نہیں ھے۔

Surah Fatir Chapter 35: Verse 2

مَّا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾

اللہ تعالے اپنی جو جو اور جیسی رحمتیں اِنسانوں کے واسطے کھول دیں۔ تو پھر کوئی اور ہستی (طاقت۔ مُلک یا شخص) اُس رحمتِ الٰہیہ کو نہ تو بند کر سکتا ھے نہ ہی کم کر سکتا ھے۔ اور جو چیز (رحمت۔ فضل۔ رزق) اللہ تعالے روک دیں یا کم کر دیں یا بند کر دیں۔ تو پھر اللہ تعالے کے بعد۔ کوئی اور ہستی۔ طاقت۔ مُلک یا شخص اُس چیز (رحمت۔ فضل۔ رزق) کو اُن اِنسانوں (قوم) کیلئے جاری نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالے ھی اپنی رحمتوں کو کھولنے یا کم کرنے کی طاقت اور حکمت رکھتے ہیں۔ (گویا کہ۔ اللہ تعالے ہی پھر سے رحمت جاری کر سکتے ہیں)۔

Surah Al-Ra'ad Chapter 13: Verse 11

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ ﴿١١﴾

ہر شخص کے آگے اور پیچھے اس کے مقرر کیے ہوئے نگراں لگے ہوئے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالے کسی قوم کے حالات کو نہیں بدلتے جب تک وہ قوم اپنے نظریات کو نہیں بدل دیتی اور جب اللہ کسی قوم کو تکالیف (بدحالی، ذلت) پہنچانے کا ارادہ کر لے۔ تو پھر کوئی نہیں جو اُن تکالیف کا کوئی رَدّ کر سکے، اور اللہ کے مقابلے میں ایسی قوم کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہو سکتا۔

اے میری قوم کے۔ مذھبی، سیاسی اور سماجی۔ راہنماؤ۔ آپ مندرجہ بالا دونوں قرآنی آیات میں دیکھ سکتے ہیں۔ کہ جن لوگوں (انسانوں، قوم) کیلئے اللہ تعالے اپنی رحمتیں روک لیں (تنگ کر دیں) تو بعد ازآں۔ کوئی بھی (انسان یا انسانی منصوبہ)۔ اُن رحمتوں کو پھر سے جاری نہیں کر سکتا۔ اور یہ کہ جب اللہ تعالے کسی قوم کو۔ کوئی تکلیف (عذاب، سزاء) دینے کا ارادہ کر لیں۔ تو پھر اُس قوم کی اُس تکلیف کو۔ کسی بھی انسانی طریقے (ترکیب) سے روکا۔ پلٹایا۔ یا رَدّ نہیں جا سکتا۔... اے میرے پیارے قومی بھائیو! غور کرو۔ چونکہ ہماری قوم کی موجودہ تکلیفیں۔ اللہ تعالے کے ارادہ (حکم) سے ہی ھیں۔ لہذا۔ ہمارے لئے۔ یا۔ ہمارے سیاسی راہنماؤں کے لئے یہ ممکن نہیں ھے۔ کہ کسی بھی طرح کے دُنیاوی منصوبوں یا تدبیروں سے۔ ہم

اپنی قوم کو۔ اِن تکالیف (عذابِ الٰہی) سے نجات دلوانے میں کامیاب ہو سکیں ..... مندرجہ بالا قرآنی آیات کو پڑھنے کے بعد۔ ھم یقین سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے نے اپنے پاک کلام میں عذاب کی جو مثال بیان فرما کر بتلادیا ھے کہ۔ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ (عذاب ایسا ہوتا ھے)۔ اُس مثال سے تو یہ واضح ہوتا ھے کہ ہماری قوم پر تو۔ اِس مثال سے کئی گُنا زیادہ عذاب آیا ہوا ھے۔ چنانچہ یقیناً ہماری قوم کی یہ تکلیف دہ حالت۔ اللہ تعالے کی طرف سے سزاء (عذاب) کی وجہ سے ہی ھے۔ لہذا۔ اِس حالتِ عذاب سے نجات۔ صرف اللہ تعالے کے حکم سے ہی۔ مِل سکتی ھے۔

میری پیاری قوم کے وُہ معزز لوگ۔ جن کے دِل یہ مان چکے ہیں کہ۔ ہماری قوم کی موجودہ تکالیف کے حالات۔ عذابِ الٰہی کی وجہ سے ھی ھیں۔ اُن کے دِلوں میں۔ اِس عذابِ الٰہی سے نجات حاصل کرسکنے کے متعلق بعض سوالات پیدا ہونے چاہئیں۔ اُن کی تسلی کیلئے بعض ممکنہ سوالوں کے جواب ۔ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔.... اللہ تعالے ہماری راہنمائی اور مدد فرمائیں..... آمین۔

جو لوگ مانتے ہیں کہ یہ عذاب ھے۔ اُن کے ممکنہ سوال

1۔... ہماری قوم پر یہ عذاب۔ ہماری کِس گناہ (غلطی) کی وجہ سے آیا ہوا ھے؟

2۔... کیا ھمارے اللہ تعالے نے عذاب آچکنے کے بعد۔ اُس عذاب سے نجات کا بھی۔ کوئی طریقہ (راستہ، حل) بتلایا ہوا ھے؟

3۔... اگر کوئی طریقہ ھے۔ تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟... اللہ تعالے سے کیا درخواست کی جائے اور کیسے کی جائے؟

قرآنِ مجید کے حوالے سے۔ اِن سوالوں کے جواب

میری پیاری قوم کے باشعور معزز لوگو! ہر ایک قوم کے افراد میں خوبیاں اور خامیاں (نیکیاں اور گناہ)۔ ہمیشہ ہی موجود رہتے ہیں۔ ھاں۔ البتہ کبھی نیکیاں غالب ہوتی ہیں۔ اور کبھی برائیاں غالب ہوتی ہیں۔ قوم تو مختلف افراد کا ایک مجموعہ ھے۔ اپنی ذات میں کوئی بھی قوم۔ نہ کوئی گناہ کر سکتی ھے اور نہ ہی نیکی کر سکتی ھے۔ قوموں کے نیک یا بد کہلانے کا۔ اصل مفہوم یہ ہوتا ھے کہ اُس زمانے میں اُن کے افراد کی برائیاں۔ اُن کی اچھائیوں پر غالب آئی ہوئی ہیں۔ چنانچہ کسی بھی قوم کے افراد کے۔ انفرادی گناہوں کی سزاء۔ صرف اُن گناھوں کے کرنے والے افراد کو ہی ملتی ھے۔ قوموں پر انفرادی گناھوں کی وجہ سے۔ اللہ تعالے کا عذاب ہر گز نہیں بھیجا جاتا۔ بلکہ ایسی قوم کی بُری حالت دیکھ کر۔ اللہ تعالے اُس قوم کو مزید گناہوں اور بدکاریوں سے روکنے کی۔ تنبیہ اور تاکید کرنے کیلئے۔ اُس قوم میں۔ اُنہی میں سے۔ کوئی تنبیہ کرنے والا (پیغامبر، رسول) بھیج دیتے ہیں۔ لیکن۔ جب اُس قوم کے لوگ اجتماعی طور پر۔ (یعنی اپنے مُتْرَفِيهَا، مُتْرَفُوهَا کی وساطت سے)۔ اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے۔ اُس تنبیہ کرنے والے۔ پیغامبر

(رسول) کا بھی انکار یا تکذیب کر دیتے ہیں۔ **تو تب یہ تکذیب (انکار۔کُفر) اُس قوم کا اجتماعی گناہ ہوتا ھے**۔ اگرچہ ہمارے اللہ تعالے۔ اپنے تمام بندوں پر (تمام قوموں پر بھی)۔ رحم کرنے والے ہیں۔ مگر۔ اللہ تعالے اپنے وعدوں کی خلاف ورزی، ہرگز نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ھماری پاکستانی قوم نے۔ جب اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے تنبیہ کرنے والے رسولوں کا انکار (تکذیب، کُفر) کر دیا۔ تو۔ مندرجہ ذیل وعدے کے مطابق اللہ تعالے کیلئے ہماری قوم کو عذاب (دینا) ضروری ہو گیا۔

Surah Aale'Imraan - Chapter 3: Verse 56

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا **فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا** وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٥٦﴾

لہذا۔ کُفر کرنے والوں کو۔ **اِسی دُنیا میں شدید عذاب دونگا**۔ اور آخرت میں بھی۔ اور اُن کیلئے کوئی بھی مدد گار نہیں ہو گا۔

اللہ تعالے کی عزت اور وقار۔ کا یہ تقاضا ھے کہ۔ اللہ تعالے کا یہ وعدہ بھی سچ ثابت ہوتا رھے۔ لہذا۔ کُفر (یعنی رسول کا انکار) کرنیوالوں کو۔ اُنکی اِسی دُنیا کی زندگی میں۔ عذاب دینا ضروری ھے۔ لیکن۔ اللہ تعالے کا ایک اور وعدہ (بیان) بھی ھے۔ اور اُس وعدے (بیان) کا سچا ثابت ہونا بھی ایسے ہی ضروری ھے جیسے کفر کرنے والوں کو۔ اِسی دُنیا کی زندگی کے دوران۔ عذاب دینا ضروری ھے۔ وُہ وعدہ (بیان) مندرجہ ذیل ھے۔

Statement from: Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 15

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

اور جب تک ہم (کسی قوم یا بستی میں) رسول مبعوث نہ کر چکیں۔ تب تک۔ ہم عذاب نازل نہیں کرتے۔

چونکہ ہماری پیاری پاکستانی قوم۔ **اجتماعی طور پر بھی**۔ اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے (رسولوں) کا انکار یا تکذیب کر کے۔ **الَّذِينَ كَفَرُوا** کی تعریف کے مطابق ہو گئی۔ لہذا۔ آیت (3:56) کی بنیاد پر۔ اللہ تعالے کو ہماری قوم پر۔ عذابِ الٰہی نازل کرنا پڑا۔ اُسکے بعد۔ اللہ تعالے نے پھر اور بھی کئی رسول (تنبیہ کرنے والے، نذیر اور بشیر) لگاتار بھیجے ہونگے۔ مگر۔ ہماری قوم۔ نظریہ ختمِ نبوت کے زیرِ اثر (تصرف میں) ہونے کیوجہ سے۔ ہر ایک نئے آنے والے رسول کا بھی۔ انکار یا تکذیب کرتی رھی ھے۔ جس کے نتیجے میں۔ اللہ تعالے کا عذاب بھی۔ بتدریج۔ مزید بڑھتا جارھا ھے۔

نوٹ: بنی اسرآئیل کی قوم نے حضرت یوسفؑ کی وفات کے بعد ختمِ نبوت والا عقیدہ اپنایا تھا۔ اُن پر بھی۔ ہماری قوم جیسا۔ ذلت، بے بسی، غربت، کمزوری، بدامنی۔ والا عذاب آیا تھا۔ اُنکو۔ اُس عذاب سے نجات تب ملی تھی۔ جب اُنہوں نے موسٰی علیہ السلام۔ کو رسول مان لیا۔

عذابِ الٰہی کو۔ ہماری قوم کی موجودہ بدحالی کی وجہ۔ ماننے والوں کے باقی دو سوالوں کا جواب قرآنِ مجید میں پہلے ہی موجود ھے۔ ملاحظہ فرمائیں!

Surah Al-Saff Chapter 61: Verses 10 – 11

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١﴾

اللہ تعالے نے اِن دو آیات میں۔ الَّذِينَ آمَنُوا کو عذابِ الیم سے نجات پانے کا۔ نہایت آسان، قابلِ عمل اور یقینی طریقہ بتلایا ھے۔ اتنا یقینی کہ جیسے اللہ تعالے کے ساتھ کیا ہوا کوئی بھی تجارتی معاھدہ یقینی سچا اور دھوکے سے پاک ہو سکتا ھے۔ اِس معاھدے کو ایک تجارت A Trade کے لفظوں سے بیان فرمایا ھے۔ تاکہ اللہ تعالے پر ایمان رکھنے والوں کو یقین ہو جائے کہ۔ اگر وُہ عذابِ الیم سے نجات کی۔ مطلوبہ قیمت ادا کر دیں گے۔ تو عذابِ الیم سے نجات یقیناً ملے گی۔ اور پھر تکلیف دہ عذاب سے نجات کیلئے یہ قیمت بتلائی کہ: تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۔ یعنی کہ اللہ کی بات مان لو۔ اور جس کو اللہ نے بھیجا ھے اُسکی بات مان لو۔ بس موجودہ عذابِ الیم سے نجات دے دی جائے گی۔ اور اگر عذاب الیم سے نکلنے کے بعد۔ اپنے لئے کُچھ اور بھی بھلائی یا بہتری ﴿ خَيْرٌ ﴾ لینا چاھتے ہو۔ تو اپنے مالوں اور اپنے نفسوں (علم، وقت، خواہشات اور جسم) کے ساتھ۔ اللہ تعالے کے راستے میں کوششیں کرتے رھنا۔ جب جب تمہیں اللہ کے راستے میں کرنے والی کسی کوشش کے متعلق علم ہوتا رھے۔

نوٹ: اِن دونوں آیات کی تشریح اور تفسیر۔ اللہ تعالے کی راہنمائی سے لکھی ھے۔ اِس کی حکمتیں اور عرفان۔ اللہ تعالے نے میرے دِل پر وحیء کر کے منکشف فرمائے ہیں۔ اللہ تعالے نے دردناک عذاب میں پھنسے ہوؤں کو۔ اُس عذاب سے نکالنے کیلئے، زندگی بھر کرتے رھنے والا کام بطور شرط (قیمت) نہیں بتلایا۔ بلکہ وُہ کوششیں عذاب سے نکلنے کے بعد کرنے کا کہا ھے۔ تاکہ۔ اُن کو مزید ﴿ خَيْرٌ ﴾ عطا کی جائے۔ جیسے کسی ڈوبتے ہوئے کو نکالنے کے بعد۔ نئے کپڑے، کھانا اور دیگر ضروریات بھی عطا کرنے کا ارادہ ہوتا ھے۔

نوٹ: جس طرح۔ اِنشاءاللہ میں إِن کا ترجمہ۔ یقینی نہیں کرنا چاھیے۔ اور إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ میں إِنَّ کا ترجمہ اگر کے ساتھ نہیں کرنا چاھیے۔ اسی طرح اِس آیت میں بھی۔ اگر والا ترجمہ غلط ھے۔ اللہ کے راستے میں کی ہوئی مالی اور ذاتی کوششیں۔ ہر حال میں اُن کیلئے ﴿ خَيْرٌ ﴾ ہیں۔ چاھے اُن کو علم نہ بھی ہو۔

Surah Al-Saff Chapter 61: Verses 10 – 11

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١﴾

میرے پیارے اور محترم بھائیو اور بہنو! قرآنِ مجید کی اِن آیات میں۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ۔ فرمانے کا مطلب ھے کہ۔ اللہ تعالے اُن لوگوں کو مخاطب فرمارھے ہیں ﴿جو لوگ خود اقرار کرتے ہیں کہ وُہ قرآنِ مجید کو اللہ تعالے کا کلام مانتے ہیں ۔ لہذا۔ حضرت محمد ﷺ کو بھی اللہ تعالے کا رسول مانتے ہیں۔ اور اللہ تعالے پر بھی ایمان لانے کا (یا ایمان ھونے کا) اقرار کرتے ہیں﴾ ۔ چنانچہ۔ اِن آیات میں اللہ تعالے نے اُن لوگوں کو مخاطب فرمایا ھے۔ جو۔ الَّذِينَ آمَنُوا ۔ کی تعریف پر پورے اُترتے ہیں۔ لہذا۔ آجکل کے زمانے کے بھی۔ سب مسلمان مخاطب ہیں۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالے نے۔ الَّذِينَ آمَنُوا (ہماری پاکستانی قوم بھی اِس میں شامل ھے) کو مخاطب کرکے یہ فرمایا ھے کہ جب کبھی تمہارے اوپر دردناک عذاب نازل ہو جائے۔ تو۔ اُس عذاب سے نجات پانے کا یہ یقینی طریقہ ھے کہ تم۔ اللہ تعالے کی۔ اور اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے (رسول) کی باتیں مان لینا۔ تو۔ اُس دردناک دُنیاوی عذاب سے۔ نجات دے دی جائیگی۔ یہ ایسا یقینی معاھدہ ھے۔ جیسے کہ۔ اللہ تعالے نے آپ کی اطاعت کے بدلے میں۔ آپ کو عذاب سے نجات دینے کا سودا (تجارت) کرلیا ھے۔ اللہ اور اُس کے رسول کی باتیں ماننے والے۔ چاھے چند افراد ہوں۔ چاھے پوری قوم ہو۔ دردناک عذاب سے نجات کیلئے۔ سب کیلئے۔ یہی پیش کش، یا اصول ھے۔

تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ کے متعلق توجہ رکھیں۔ کہ نجات صرف اُس عذاب سے ہو سکتی ھے، جس عذاب میں کوئی لوگ (قوم) مبتلا ہوئی ہوئی ہو۔ عذاب آنے سے پہلے۔ عذاب سے۔ بچا اور بچایا۔ تو جا سکتا ھے۔ نجات صرف اُس تکلیف سے ہوتی ھے۔ جو تکلیف پہنچ چکی ہو۔ تکلیف میں مبتلا ہوئے بغیر کسی تکلیف سے بچنے یا بچانے کیلئے۔ قرآنِ مجید میں اور الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [سورۃ البقرۃ۔ آیت 201] میں ھے۔ یا پھر سورۃ التحریم کی آیت نمبر 6 میں۔ جہاں اپنے آپ کو۔ اور اپنے اھل وعیال کو آگ سے بچانے کیلئے فرمایا ھے۔ کہ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ۔ اِن مثالوں میں، اللہ تعالے نے۔ چونکہ عذاب (تکلیف) میں مبتلا ہونے سے پہلے۔ بچنے کی بات بیان فرمائی ھے تو وہاں قُوا، قِنا کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر مندرجہ بالا آیت (61:10) میں۔ عذاب میں مبتلا ہو چکنے کے بعد عذاب سے نکالنے کی بات ھے۔ اسلئے تُنجِيكُم فرمایا ھے۔ یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ قرآنِ مجید میں۔ عذابِ الیم۔ ایسے عذابوں کیلئے فرمایا ھے۔ جو قوموں پر لمبے عرصوں کیلئے ہوتے ہیں۔ اور بتدریج بڑھتے جاتے ہیں۔

عذاب سے نجات کے متعلق ایک اھم بات یہ بھی ھے۔ کہ صرف دُنیا کی زندگی کے دوران ملنے والے عذاب سے نجات ہو سکتی ھے۔ آخرت میں جو عذاب کسی کو ملے گا۔ اُس سے نجات کی بات نہیں ھے۔ یہ نجات صرف اُس عذاب سے ھے۔ جو اِسی دُنیا کی زندگی میں ہو۔

Surah Al-Saff Chapter 61: Verses 10 – 11

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١﴾

تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۔ کے متعلق یہ توجہ فرمائیں۔ کہ جن لوگوں کو یہ بات کہی جارھی ھے۔ وُہ سب لوگ۔ اللہ پر، محمد ﷺ پر، اور قرآن پر پہلے ہی ایمان لا چکے ہیں۔ چنانچہ یہاں جس رسول کی بات ماننے کی ھدایت ھے۔ وُہ رسول۔ حضرت محمد ﷺ نہیں ہوسکتے۔ بلکہ آپؐ کے زمانے کے بعد۔ اور۔ عذابِ الٰہی کے نازل ہونے سے چند دِن۔ پہلے آنے والے کسی رسول کی بات ھے۔ نیز۔ اُس عذابِ الیم کے دِنوں میں۔ کسی رسول کا اُس قوم میں زندہ موجود ہونا بھی ضروری ھے۔ جس کی بات مان لینے سے۔ عذابِ الیم سے نجات حاصل کرنے کیلئے یہ تجارت (سودا) بتلایا گیا ھے۔

اب ھم دیکھتے ہیں کہ اُن ممکنہ سوالوں کے کیا جواب ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں!

سوال۔ ... کیا ھمارے اللہ تعالے نے عذاب آچکنے کے بعد۔ اُس عذاب سے نجات کا بھی۔ کوئی طریقہ (راستہ، حل) بتلایا ہوا ھے؟

جواب۔ ... جی ھاں! اللہ تعالے نے بتلایا ھے: تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۔ اللہ تعالے کی بات ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ مان لو کہ اللہ تعالے نے۔ اِس عذاب سے پہلے آپ کی قوم میں۔ یقیناً۔ کسی رسول کو بھیجا ھے۔ اُس کو رسول مان لو۔ جس کو اللہ تعالے نے تمہاری قوم میں بھیجا ھے۔ اور پھر جو جو پیغام، بیّنات، نئے علم۔ وُہ رسول تمہیں بتلائے، اُن باتوں کو مان لو۔ عذاب سے نجات دے دی جائیگی۔

سوال۔ ... اگر کوئی طریقہ ھے۔ تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ... اللہ تعالے سے کیا درخواست کی جائے اور کیسے کی جائے؟

جواب۔ ... چونکہ ہماری قوم پر عذابِ الٰہی واقع آیا ھوا ھے۔ لہٰذا۔ رسول بھی لازماً آئے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالے کے رسول۔ آپ ہی کی قوم کے عام آدمی ھوتے ہیں۔ اور اُن کا۔ (ماں باپ کا رکھا ہوا) کوئی نہ کوئی نام بھی ہوتا ھے۔ اللہ تعالے کے رسول بھی اپنی قوم کے عام لوگوں کی ہی طرح سے۔ آپ کے درمیان رھتے اور بستے ہوتے ہیں۔ جب اللہ تعالے اُن کو اپنے پاس سے کوئی نیا عرفان، علم، ھدایت، حکمت۔ عطا کرتے ہیں۔ تو وُہ اللہ کے بندے۔ اپنی اپنی۔ استطاعت، پہنچ اور توفیق کی حد تک۔ اللہ تعالے سے ملا ہوا۔ وُہ علم۔ اپنے اپنے حلقہ احباب اور اپنی قوم کے (مُتْرَفِيهَا) (یعنی قوم کے نمائندے۔ مذھبی، سیاسی، معاشرتی راہنماؤں) کو بیان کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے۔ ہمارے قومی راہنماؤں (مُتْرَفِيهَا) نے۔ اللہ تعالے سے علم و عرفان پانے کی بات کرنیوالے۔ ہر ایک شخص کو، اپنی قوم کا کوئی بھٹکا ھوا (گمراہ، ذھنی مریض) سمجھ کر۔ ہر ایسے شخص کو بھی اور اُس کے پیغام کو بھی خود ہی رَدّ کر دیا۔ چنانچہ قوم کے اکثر لوگوں کو۔ اپنے اُس قومی بھائی کے بیانات (دعوے) کا علم ہی نہیں ہوسکا۔

اب آپ یہ کر سکتے ہیں کہ اپنے (مُتْرَفِیہَا) کو احترام اور دانشمندی کے ساتھ پوچھیں کہ اے ہمارے قومی امیر، امام، واعظ۔ کیا ہماری قوم کے کسی فرد نے آپ کو بتلایا ھے کہ اللہ تعالے نے اُسے ۔ہماری قوم کو بتلانے کیلئے کوئی علم، حکمت، عرفان سکھلائے ہیں؟..یاد رکھیں.. اُس شخص کا نام رسول نہیں ہو گا۔ رسول ہونا تو اُس کا منصب ھے۔ نام نہیں ھے۔ عموماً۔ اللہ تعالے کا وُہ بندہ۔ اپنا تعارف، اپنے نام سے ہی کروائے گا۔ لہذا۔ سوائے ایسی صورت کے کہ۔ اللہ تعالے اپنے کسی بندے کو یہ حکم کر دیں۔ باقی ہر صورت میں۔ اللہ تعالے کا بھیجا ہوا ہر ایک بندہ۔ اپنی قوم کو اپنا وہی نام بتلائے گا۔ جس نام سے۔ وُہ شخص۔ (علم، حکمت اور پیغام پہنچانے، غلط نظریات کی اصلاح کرنے)۔ رسول ہونے کی ذمہ داری ملنے سے پہلے بھی۔ جانا، پہچانا جاتا تھا۔ لیکن اگر آپ کے (مُتْرَفِیہَا) کسی شخص کا نہیں بتلاتے۔ تو۔ اللہ تعالے نے۔ اپنے رسولوں کی یہ نشانیاں بتلائی ہیں۔ آپ خود۔ دیکھیں کہ کیا آپ کی قوم میں سے کوئی شخص۔ اِن نشانیوں پر پورا اُترتا ھے؟ ...اگر ھے...تو اُس کو مان لیں۔ اور اُس کی معروف باتوں کو بھی مان لیں۔

اللہ تعالے کے رسولوں کے ظاہری اوصاف

Surah: Al-A'raaf Chapter 7: Verse 35

يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾

ابوالاعلی مودودی [7:35]	علامہ جوادی [7:35]	محمد حسین نجفی [7:35]
(اور یہ بات اللہ نے آغاز تخلیق ہی میں صاف فرمادی تھی کہ) اے بنی آدم، یاد رکھو، اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنا رہے ہوں، تو جو کوئی نافرمانی سے بچے گا اور اپنے رویہ کی اصلاح کرلے گا اس کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے	اے اولاد آدم جب بھی تم میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آئیں گے اور ہماری آیتوں کو بیان کریں گے تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرلے گا اس کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہو گا	اے اولادِ آدم اگر تمہارے پاس تم ہی سے میرے کچھ رسول آئیں جو تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائیں (اور میرے احکام تم تک پہنچائیں) تو جو شخص پرہیزگاری اختیار کرے گا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ ان کے لئے نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

Surah: Ibrahim Chapter 14: Verse 4

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤﴾

احمد رضا خان [14:4]	محمد جوناگڑھی [14:4]	طاہر القادری [14:4]
اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے، اور وہی عزت و حکمت والا ہے،	ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تاکہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے۔ اب اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے، اور جسے چاہے راہ دکھا دے، وہ غلبہ اور حکمت والا ہے	اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لئے (پیغامِ حق) خوب واضح کر سکے، پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے،

اللہ تعالے کے رسولوں کے عملی اوصاف

Surah: Al-Baqrah Chapter 2: Verse 151

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾

احمد علی [2:151]	علامہ جوادی [2:151]	محمد جوناگڑھی [2:151]
جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے	جس طرح ہم نے تمہارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے تمہیں پاک و پاکیزہ بناتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ سب کچھ بتاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے	جس طرح ہم نے تم میں تمہی میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے

Surah: Ale-Imran Chapter 3: Verse 164

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿١٦٤﴾

ابوالاعلی مودودی [3:164]	احمد علی [3:164]
درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اُن کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے، اُن کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور اُن کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے	اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور دانش سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے

آپ اللہ تعالے سے دعائیں کرتے ہوئے۔ موجودہ زمانے میں موجود رسول کو پہچاننے کی بس نیّت کرلیں۔ اللہ تعالے اپنے بندوں کی نیّتوں کو جانتے ہیں۔ اللہ تعالے۔ آپ کیلئے ایسے اسباب مہیا فرمادیں گے۔ کہ آپ اپنے علاقے، قوم، جماعت میں آئے ہوئے رسول کو پہچان لیں گے۔ انشاءاللہ۔

اگر ایک ہی زمانے میں۔ ھماری پاکستانی قوم کے اندر۔ اللہ تعالے کے کئی بندے۔ اللہ تعالے سے علم پاکر۔ اللہ تعالے کی باتیں (آیات) بتانے والے آجائیں۔ تو یہ ہماری قوم کیلئے۔ نہایت مبارک بات ہوگی۔ یہ بھی شیطان کا پھیلایا ہوا فریب ھے۔ کہ ایک وقت میں۔ صرف ایک ہی سچا رسول ہو سکتا ھے۔ جس طرح۔ ایک قوم میں۔ ایک ہی مرض کیلئے کئی سپیشلسٹ ڈاکٹر ہوسکتے ہیں۔ ایسے ہی۔ ایک قوم میں۔ اللہ کے کئی رسول بھی ہوسکتے ہیں۔

آپ کی اپنی ہی قوم کا جو بھی شخص۔ آپ کو یہ کہے کہ اللہ تعالے نے اُسے کسی قومی لاعلمی۔ یا غلط نظریے کی اصلاح کرنے کیلئے۔ کوئی علم و عرفان عطا کیا ھے۔ تو اُس علم و عرفان کو اپنی خوش نصیبی سمجھ کر وصول کرلیں ۔ قرآنِ مجید کی آیات کے غلط ترجمے اور بعض آیات کی بالکل اُلٹ تفہیم۔ ہماری قوم میں پھیلی ہوئی ھے۔ اگر۔ آپ کا کوئی قومی بھائی۔ اللہ تعالے سے علم پاکر۔ آپ کو۔ قرآنِ مجید کی آیات کے مصدقہ معانی اور مفہوم۔ بتلادے اور آپ سے کوئی اجر (معاوضہ) بھی نہ مانگے۔ تو۔ اُس کی بات کو سُن لیں۔ اور۔ اُسکی صرف معروف باتوں کو مان لیں۔

قوم کے جتنے بھی لوگ۔ تُؤۡمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ پر عمل کرلیں گے۔ اللہ تعالے اپنے وعدے کے مطابق۔ اُن سب کو۔ پاکستانی قوم پر چھائے ہوئے موجودہ۔ عذابِ الیم سے لازماً۔ نجات دے دیں گے۔ آپ کا کام۔ دُعاؤں کے ساتھ۔ اُس رَسُولِهِ کو پہچاننا۔ اور ماننا ھے۔

اللہ تعالے نے اِس رسول کے متعلق پچھلی چار آیات میں جو۔ ظاہری اور عملی اوصاف کی نشانیاں۔ بتلائی ہیں۔ اُن سب میں۔ ایک بات نہایت صاف اور تکرار کے ساتھ بتلائی ھے۔ کہ وُہ رسول مِّنكُمۡ ہو گا۔ یعنی تمہاری اپنی ہی قوم، جماعت، علاقے کا کوئی فرد ھو گا۔ ایک اور بھی دھیان رکھیں کہ۔ اللہ تعالے اپنی سُنّت تبدیل نہیں کرتے۔ اور رسولوں کو بھیجنے کی ایک سُنّت یہ ھے کہ۔ ... وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهِۦ ۔ چنانچہ۔ یہ بھی یاد رکھنا۔ کہ اللہ تعالے نے آپکی قوم کی زبان بولنے والا ہی رسول بھیجا ھے۔

پاکستانی قوم پر آئے ہوئے موجودہ عذابِ الٰہی سے نجات کیلئے اللہ تعالے کا بتلایا ھوا۔ یقینی طریقہ یہ ھے کہ ہماری قوم کے لوگ نظریہ ختمِ نبوت سے۔ توبہ کرلیں۔ موجودہ عذابِ الٰہی سے نجات کیلئے موجودہ رسول کو دُعاؤں کے ساتھ تلاش کریں اور اُسؐ کی معروف باتیں مان لیں۔ عذاب سے نجات مل جائیگی۔

اللہ تعالے ہماری قوم کی اکثریت کو۔ ہماری قوم میں آنے والے سب رسولوں کو پہچاننے اور ماننے کیلئے ۔ عقل، اسباب اور توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔
اللہ تعالے۔ اِس مضمون کو پڑھنے والے۔ سب لوگوں پر اپنی رحمتیں۔ برکتیں۔ فضل اور رحم نازل فرماتے رھیں۔ آمین۔

آپ کا۔ قومی بھائی... محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)
آج مورخہ 28/ اپریل سن 2014 ۔ عیسوی ھے۔